45672-خاندان کو نقصان اور ضرر کے باوجود پردہ کرنا

سوال

عرب ملک میں کسی کا پردہ کرنے کا حکم کیا ہے، جبکہ حکومت سختی سے پردہ کرنا ممنوع قرار دیتی ہو، اور اس بنا پر دینی اور معاشرتی نقصان پہنچاتی ہو، توکیا خاندان کے افراد کو بلاواسطہ طریقہ پر نقصان اور ضرر کے باوجود بھی وہ پردہ کی پابندی کرے ؟

پسندیدہ جواب

اللہ کی قسم یہ بہت بڑا جرم، اور بہت
ہی برا اور قبیح فعل ہے کہ اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے پردہ کرنے والی عورت کو
پردہ کرنے سے منع کر دیا جائے، اور اسے اپنا سر اور چہرہ ننگا رکھنے کے قانون پر
عمل کرنا لازم کیا جائے، تا کہ وہ بے پردہ ہو کر لوگوں میں آئے.

مسلمان شخص پر واجب اور ضروری ہے کہ
وہ شرعی احکام پر عمل کرے، اور اسلامی قوانین کا التزام کرے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان ہے :

"خالق یعنی اللہ سبحانہ و تعالی کی
نافرمانی میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں"

مسلمان عورت کا پردہ کرنا ان واجبات
میں شامل ہوتا ہے جن میں اطاعت و فرمانبرداری کرنا ضروری اور لازم ہے، اور پھر عورت
اپنے خاندان اور اپنے آپ کو جس نقصان اور ضرر پہنچنے کا تصور کر رہی ہے ہو سکتا ہے
اس کی کوئی اصل ہی نہ ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے نقصان اور ضرر زیادہ نہ ہو، اور اس
ضرر اور نقصان برداشت کرنا، اور اس پر صبر کرنا بھی ممکن ہے، اس بنا پر اس عورت کو
چاہیے کہ وہ شرعی لباس اور پردہ کا اہتمام کرنے پر قائم اور ثابت قدم رہے.

اور اگر واقعی ضرر زیادہ اور یقینی
ہو، یا پھر ظن غالب کی بنا زیادہ ضرر ہونے کا اندیشہ ہو تو عورت کے لیے اپنی عزت
اور دین کی حفاظت کرتے ہوئے پردہ نہ کرنا ممکن ہے، لیکن پھر بھی عورت کو چاہیے کہ

وہ حتی الوسعہ جتنا بھی ممکن ہو ستر و حشمت کا اہتمام کرے، اور اس حالت میں اس کے لیے بغیر کسی شدید ضرورت کے گھر سے نکلنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کے لیے اس حالت میں پڑھائی، یا ان اشیاء کی خریداری کی رخصت تلاش کرنی جائز ہے جو کوئی اور خرید سکتا ہو، بلکہ ضرورت سے ہماری مراد علاج معالجہ ہے جو گھر میں میسر نہ ہو، یا پھر کوئی ایسا شرعی عمل جسے ترک کرنا ممکن نہ ہو، یا اس طرح کا کوئی اور کام.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

بعض ممالک میں مسلمان عورت کو پردہ نہ کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے خاص کر سر سے کپڑا اتارنے پر، تو کیا اس پر عمل کرنا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ اگر کوئی ایسا کرنے سے انکار کرے تو اسے سزا دی جاتی ہے مثلا ملازمت یا سکول سے نکال دیا جاتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

بعض ممالک میں جو یہ مصیبت پیدا ہوئی ہے، یہ ان امور میں شامل ہوتا ہے جن سے اللہ تعالی اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿الم، کیا لوگوں نے یہ گمان کر یا ہے کہ وہ ایمان کا دعوی کریں تو انہیں ویسے ہی چھوڑ دیا جائیگا اور انکی آزمائش نہیں ہوگی، اور البتہ تحقیق ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا، اللہ تعالی ان لوگوں کو جاننا چاہتا ہے جو سچے ہیں، اور انہیں بھی جو جھوٹے ہیں﴾. العنکبوت (1–3).

میری رائے تو یہ ہے کہ ان ممالک میں مسلمان عورتوں کو اس معاملہ میں حکمرانوں کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کرنی چاہیے؛ کیونکہ برائی اور معصیت میں حکمران کی اطاعت نہیں کی جا سکتی.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿اے ایمان والو! اللہ تعالی کی اطاعت کرو، اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو، اور اپنے حکمرانوں کی﴾.

النساء (59).

اگر آپ اس آیت پر غور کریں تو آپ یہ
پائینگے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

.{اللہ تعالی کی اطاعت کرو، اور رسول
(صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو، اور اپنے حکمرانوں کی }.

یہاں اللہ تعالی نے اولی الامر کے
ساتھ تیسری بار اطیعو کے فعل کا تکرار نہیں کیا، جو اس کی دلیل ہے کہ حکمرانوں کی
اطاعت اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے تابع ہے، اس لیے
اگر حکمران کا حکم اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے مخالف
ہو تو پھر حکمران کی بات نہیں مانی جائیگی، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے مخالف حکم میں حکمرانوں کی اطاعت نہیں ہوگی.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی
فرمان ہے :

"خالق حقیقی یعنی اللہ تعالی کی
معصیت و نافرمانی میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں"

اور اس سلسلہ میں عورتوں کو جو اذیت
و تکلیف آئے انہیں اس پر صبر کرنا چاہیے، اور اللہ سبحانہ و تعالی سے معاونت و مدد
طلب کرنی چاہیے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ
حکمرانوں کو راہ حق کی ہدایت دے، میرے خیال میں پردہ نہ کرنے کی زبردستی اور جبر
عورت کے گھر سے باہر نکلنے کے وقت ہے، لیکن گھر میں یہ جبر اور زبردستی نہیں، اس
لیے عورت کے لیے ممکن ہے کہ وہ اپنے گھر میں ہی ٹکی رہے، اور باہر مت نکلے تاکہ وہ
اس معاملہ سے محفوظ رہے.

اور رہی وہ تعلیم جس کے نتیجہ میں
معصیت و نافرمانی ہوتی ہو تو وہ تعلیم جائز نہیں، بلکہ عورت کو وہ تعلیم حاصل کرنی

چاہیے جو اس کے لیے دین و دنیا میں ضروری ہو، اور یہی کافی ہے، اور اکثر اسکا گھر میں ہی رہنا ممکن ہے"

دیکھیں : اسئلۃ تھم الاسرۃ المسلمۃ (
22–23).

واللہ اعلم.